دادا کی منجی از قلم زینب بنت زمان

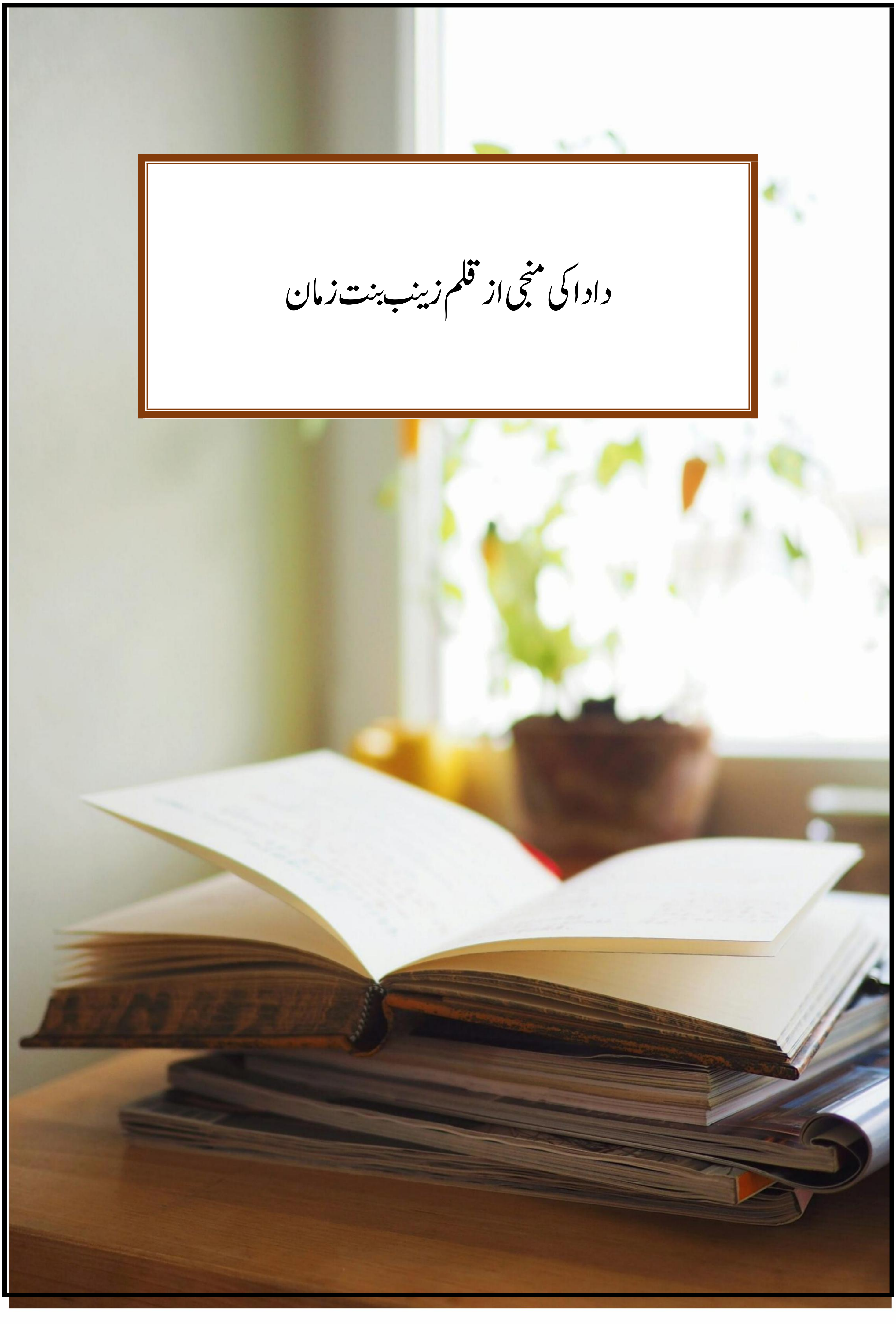

اردو ناولز بلاگز

اردو ناولز بلاگز کی طرف سے پیشکش

ناول "اردو ناولز بلاگز" کی ویب سائٹ کا حصہ ہے اور قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کیا گیا ہے ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے آپ کو اعلی معیار اور اردو ادب فراہم کیا جائے۔

براہ کرم اس pdf کو صرف ذاتی مطالعے کے لیے استعمال کریں اس کے بغیر اجازت تقسیم، کاپی یا کسی اور پلیٹ فارم پر اپلوڈ کرنا سختی سے منع ہے۔

اگر آپ ہمارے ساتھ اپنی تحریریں شیئر کرنا چاہتے ہیں یا کوئی تجاویز دینا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔:

urdunovelsblog

ویب سائٹ: urdunovels.blogs

ای میل: urdunovelsblogs@gmail.com

انسٹاگرام: @urdunovelsblogs

فیس بک: fb.com/urdunovelsblogs

آپ کی رائے ہمارے لیے اہم ہے!

دادا کی منجی از قلم زینب بنت زمان

میں اپنے نام نہاد مشہورِ زمانہ خاندان کی ہر شے سے تنگ اور عاجز بندہ ہوں۔ اگر کوئی اس دنیا میں اپنے ہی گھر والوں سے تنگ ہونے کے لیے ایوارڈ بنا ہے تو یقیناً میرا نام نامزدگان میں اول ہوگا۔ ہمارے ہاں اتنا انسان کو نہیں سنبھال کرر کھا جاتا جتنا ہمارے پرکھوں کی استعمال شدہ چیزوں کو تعظیم بخشی جاتی ہے۔ یہ اس وقت کی عزت اتنی بڑھ گئی کہ انتہا نا رہی۔ اتنی میرے ابا کی بھی منجی منجھی سے شروع ہوا جب میں چھ سال کا تھا۔ دادا کی وفات کے بعد سے ہمارے گھر میں دادا کی نہیں ہوگی۔ ابا دادی کے گلو اور اماں کے فام ہیں۔ اور مکمل طور پر وہ شہزادہ گلفام کی پانچ سو ویں کاپی ہیں۔

میں کتنا خوبصورت ہوں کیا کہوں اور مجھے جتنا بدصورت بنانے پر گھر والے تلے ہیں میرا جی چاہتا ہے ان سب کو جمال گھوٹا پلا کر کہیں دور بھاگ جاؤں۔ میرے پر بیٹھ کر ایسے کمالی پنچائیتی فیصلے کرتے کہ انصاف کی چولیں خود اش اش کرا ٹھتیں۔ پھر جب وہ تھوڑے عمر میں بڑھ گئے تو منجی منجھی مرحوم دادا اپنی اس سمیت گھر کی داہنی دیوار سے یارانہ بڑھا گئے۔ بڑی عید پر ہمارے گھر جو قربانی کا جانور آتا دادا میاں منجی منجھی پنچائیت کو اپنے آپ سے محروم کر دیا۔ اور اپنی کے پاوے سے باندھتے اور روزِ عید تک اس کی خوب آؤ بھگت کرتے۔ منجی منجھی اسے اپنی

کے قصے ہی نرالے ہیں۔ سنا ہے یہ دادا کی ماں یعنی میری پردادی نے اپنے بیٹے یعنی میرے دادا کے لیے خاص قسم کی لکڑی سے بنوائی تھی منجی منجھی لکڑی کی اس سنگ ہی عمر منجی منجھی سے ایسا گٹ جوڑ کیا کہ اس منجی منجھی ۔ اس پرانے وقت جو لاگت اس کی بنوائی پر آئی تھی وہ اسے بیش قیمتی بتاتی ہے۔ پھر دادا نے اس سے منجی منجھی کو سینے سے لگا کر رکھتے رہے۔ لوگ لگاتے ہوں گے سینہ منجی منجھی بیتائی۔ کیا منگنی کیا شادی کیا اولاد کی پیدائش کیا دکھ کیا سکھ مرنے تک بس سینے سے لگا کر رکھتے تھے۔ منجی منجھی میرے دادا میاں

میرے سب گھر والے ہی ایسے ہیں۔ اگر ہم سب کو عجائب گھر میں رکھ کر دیکھنے کی ٹکٹ لگا دی جائے تو ملکِ عظیم کے تمام قرضے اتر جائیں۔ دادا کی وفات کے بعد میرے نام منسوب کر دی گئی ہے۔ یا یوں کہوں کہ زبردستی مسلط کر دی گئ ہے۔ میری ماں روز سویرے مجھے اس لیے جگاتی ہے کہ جاؤ منجی منجھی سے ان کی کو دھوپ میں کر آؤ لکڑی کی نمی تھوڑی بہت جو ہے وہ ختم ہو جائے۔ پھر سورج سوا نیزے پر آجائے تو جاؤ چھاؤں میں کر آؤ کہیں اس کا منجی منجھی دادا میاں کی رنگ ہی خراب نا ہو جائے۔ اور میں یہ سمجھنے کی تگ و دو میں ہوں کہ اس پر رنگ کون سا چڑھا ہوا ہے۔

" دھوپ چھاؤں میں ہی کرتا رہوں منجی منجھی امی کیا تو اپنے گبھرو جواں بیٹے کو اس لیے پال پوس رہی ہے کہ "

امی تو بھڑک گئی تھیں "بڑے بزرگوں کی نشانی کی دیکھ بھال کرنے میں تم گھس رہے ہو کیا؟"

میں " توبہ توبہ اس نشانی سے مرحوم دادا بے نشان اچھے تھے منجی منجھی بزرگوں کی نشانی کوئی زمین جائیداد ہوتی تو تم دیکھتی میں کتنا فرمانبردار ہوتا مگر یہ " نے نڈر ہو کر امی کو اپنی سوچ بتائی مگر جو جوتا میرے سر میں پڑا ہائے ایک بار تو دماغ کا سافٹ ویئر ہل گیا۔

urdunovelsblog

" دھوپ میں کر کے آؤ منجی منجھی انسان بن جاؤاور جا کر "

میری بھی دہائی کے ٹو کی چوٹی تلک گئی " سب کو نظر آتی ہے۔ میں جیتا جاگتا دادا کا پوتا کسی کو کیوں نظر نہیں آتا منجی منجھی دادا کی "

" کی دیکھ بھال پر لگا رکھا ہے منجی منجھی آتا ہے دادا کا پوتا ہی تو نظر آتا ہے اس لیے تو تجھے اس کرموں والی "

میں منہ بگاڑتا بڑبڑایا " منجی منجھی کرموں والی "

امی رضائی کھینچ کر اپنے لال کو ٹھنڈ کی نظر کرتی یہ جا وہ جا۔ میں تو شک میں ہوں یہ میری اصل ماں ہے بھی کہ نہیں بلکہ یہ گھرانہ میرا اصل گھرانہ ہے بھی کہ نہیں۔ یقیناً مجھے یہ عظیم لوگ کسی کوڑے دان کی بدبو سے اٹھا کر لائے ہوں گے .

اور میری ماں بہو کا نام پر تو پورا اترتی ہے مگر کام پر نہیں۔ دادی سے جھگڑنا دور یہ تو دادی کی ہر بات پر ایسے مہر لگاتی ہے جیسے میری دادی کوئی پیر ہو اور میری ماں اس پیر کی مریدِ اول۔ یہ ہی کوئی چھ سات بار میں نے فساد ڈلوانا چاہا کہ کسی بات پر دونوں پیر مرید لڑ پڑیں مگر نا جی انہیں کیا ضرورت ہے مجھ معصوم کی فساد دیکھنے کی خواہش پوری کرنے کی۔ ایسا ہے کہ ہمارے گھر سب لڑتے ہیں چھوٹے بہن بھائی پانی کے گلاس سے شروع ہوتے ہیں اور گھر کسی ریسلنگ کے میدان پر جا پہنچتا ہے پھر آتی ہے میری بھولی ماں کی اڑن کھٹولا چپل جو کبھی نشانے سے نہیں چوکتی۔ ابا اور اماں بھی کھٹ پھٹ کر لیتے ہیں مگر دادی اور اماں یہ دونوں آپسی رشتے میں امن کی دیویاں ہیں۔ ان پر تو سٹار پلس والے ڈرامے بھی اثر نہیں کرتے۔

ہی نظر آتی ہے۔ میں دوستوں کے منجی منجھی میرے سر نہیں تھی۔ اب تو مجھے خوابوں میں بھی وہ چار پائے کی منجی منجھی بڑے اچھے دن تھے وہ جب دادا کی سے دور مگر رات نیند میں خواب دیکھا کہ دادا جنت میں کسی تختِ خاص پر منجی منجھی ساتھ ناران کی وادیوں میں گھومنے گیا تھا۔ گھر والوں سے دور اور دادا کی بیٹھے ایسے میری طرف دیکھ کر ہنس رہے تھے جیسے فلموں میں کوئی ولن ہیرو کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے۔ اور پوچھ رہے تھے کہ

" کا کیا حال ہے؟ منجی منجھی برخردار میری پیاری"

"اصولاً تمہیں دادی کی خبر پوچھنی چاہیے تھی۔ مگر بیوی چھوڑ آج بھی معشوقہ کا پوچھ رہے ہو۔ مر کر بھی چین نہیں تمہیں دادا "

میں تو جنت میں بیٹھے دادے کو عزت کے پاٹ پڑھانے لگا۔ بات بھی میری صحیح تھی۔ دادا کو دادی کا پوچھنا چاہیے تھا کیونکہ دادی تو ہر وقت دادا نامہ ہی کھولے رکھتی ہے۔ ہمارے گھر جو بھی مہمان آتا ہے۔ مرحوم دادا کا کوئی نا کوئی قصہ سن کر جاتا ہے۔ بیوی ہو تو بس میری دادی جیسی جو مرے ہوئے شوہر ۔ہنہ میری تو جان چھوٹتی۔ منجی منجھی کر رہا ہے۔ ارے ساتھ ہی لے آتا اپنی معشوق منجی منجھی منجی منجھی کی فین فولونگ بڑھا رہی ہے۔ اور دادا مر کر بھی

دادا تو آج بھی اسی انداز سے بولتے تھے کہ میں کانپ کر رہ گیا ایک لمحے۔ " کا دھیان تو رکھتا ہے نا تو منجی منجھی منہ بند کر اور بس یہ بتا میری "

دریا کے بہاؤ منجی منجھی تو اسے بھی اب اپنے پاس بلا لو کہو تو میں یہ نیک کام اپنے ہاتھوں سے کر دوں۔ تمہاری منجی منجھی بس دادا جو تمہیں اتنی عزیز ہے اپنی "
" سے میری نفرت کروائے گی منجی منجھی کی نظر کر دوں گا۔ پھر ملتے رہنا اس سے۔ خدا گواہ یہ عظیم کام تمہاری محبت نہیں تمہاری

کی شان میں گستاخی برداشت نہ کی اور لگا دی اپنے پوتے کو جنت میں بھی کھینچ کر ایک۔ منجی منجھی دادا نے تو " خاموش گستاخ چٹاخ "

میں گال پر ہاتھ رکھتا چیخ کر نیند سے اٹھا تو اپنے دائیں بائیں پہلو، اور پیروں کی جانب کھڑے اپنے دوستوں کو دیکھا جو مجھ پر جھکے معاملہ سمجھنے کی تگ و دو " آہ "
میں تھے۔ ایک پل ان کے چہرے سپاٹ تھے اور دوسرے پل کمرہ ان کے جناتی قہقہوں سے گونج اٹھا۔ وہ لوٹ پوٹ ہوتے کہتے رہے

کی کہانی میں تیرا منجی منجھی منجی منجھی۔ اف ہائے اللہ میرا پیٹ۔ واہ کیا کہانی ہے۔ بلکہ لو سٹوری ہے۔ دادا اور دادا کی تم تمہارے دادا اور تمہارے دادا کی "
" ہاہاہاہا منجی منجھی کردار کون سا ہے یار۔ ہائے اوئے میرا پیٹ بس اب اور نہیں ہنسا جا رہا۔ لیکن دادا کی

انہیں جواب کیا دیتا۔ میں تو منہ کھولے یہ سوچ رہا تھا کہ انہوں نے میری اور مرحوم دادا کی گفتگو سنی تو سنی کیسے۔ کیا میرے ساتھ کوئی وائر لگا رکھی تھی انہوں
نے۔ یاں یہ بھی میرا خواب دیکھ سکتے تھے۔ خیر بعد ازاں یہ معمہ بھی حل ہوا جب معلوم چلا کہ میں نیند میں بڑبڑا رہا تھا۔ اور یہ سب کمبخت میری اور دادا کی
پرائیویٹ گفت گو کان لگا کر سن رہے تھے۔ ہنہ غیر تمیز یافتہ لوگ۔

گھر لوٹ کر ان غیر تمیز یافتگان نے میرے نہ نہ کرنے پر بھی ساری کہانی گھر والوں کے گوش گزار کر دی۔ دادی تو بس یہی پوچھتی رہی تیرے دادا جنت میں
ٹھیک تو تھے نا۔ میرا دل چاہا دادی سے پوچھ لوں آپ کے دادی دادا جنت گیا ہے کہ جیل جو ٹھیک ہونے کا پوچھ رہی ہو۔ میں تو یہ سوچ رہا ہوں ایسا کون سا نیک کام
دادا نے کیا تھا کہ اسے جنت میں ڈالا گیا۔ میرے ساتھ تو مر کر بھی اچھا نہیں کر رہا۔ مگر خیر چھوڑو دادی بے چاری بھولی ہے۔ ابھی بھی اپنے میاں کی بے وفائی
کا خیال ہے۔ اور دادی اپنی ہی سوکن کو ایسے پوجتی ہے کہ الاماں۔ منجی منجھی نہیں سمجھ رہی جسے دادی سے پہلے

بیٹے سب مل ملا کر منڈی قربانی کا جانور لینے پہنچے تھے۔ بکرا لائے تو دادی چھکوں پھکوں روتی ہوئی کہنے لگی۔ عیدِ قربان قریب تھی۔ میں ابا اور چاچا کے چار عدد

خدا مغفرت کرے میرے سر کے تاج تیرے دادا کی ابھی کچھ سال پہلے عید پر ہی تو وہ ایک بکرا لائے تھے اور کیا بکرا تھا۔ ایسا صحت مند پوری گلی میں کسی کا "
نہیں تھا۔ اور تم لوگ۔۔۔۔۔ آئے ہائے۔۔۔۔۔ بکرے کے نام پر ہڈیوں کا ڈھانچہ لائے ہو۔ وہ چلے گئے تو گھر کی عقل بھی ساتھ ہی لے گئے۔ ہائے میرے
" میاں اتنی جلدی چلے گئے گھر ان کے بغیر سونا ہو گیا ہے

مجھے دادی کی بات پر بڑی ہنسی آئی مگر ہنستا تو دادی چپل اٹھا کر ایسا مارتی کے ساتھ والی پڑوسن تماشہ دیکھنے دیوار کے اس پار جھانکنے لگ جاتی۔ اور میں پورے محلے
سے بھی تیز تر ہے۔ بس کسی کے گھر کوئی بات ہوتی ہے تو جنگل کی آگ سے پہلے پھیل G میں مشہور ہو جاتا۔ باہر جانا محال ہو جاتا۔ ہمارے محلے کا نیٹ ورک 5
جاتی ہے۔ ابھی کل پرسوں کی بات ہے۔ تیسرے گھر والے ڈاکٹر شفاعت ان کے بارے میں خبر پھیلی ہے کہ جناب گھر پہنچے تو بیگم نے دروازہ ہی نہیں کھولا اور

urdunovelsblog

ان کے چار عدد بچے ماں کے ڈر سے دروازہ نہیں کھول رہے تھے مگر دروازے کے اوپر والے ٹیرس کی ریلنگ سے جھکے باپ کا جلوس نکلتا دیکھ رہے تھے۔مجھے تو شفاعت انکل کا حال سن کر ترس آیا۔لیکن پھر ختم بھی ہو گیا کیونکے میرا ترس کا اسٹاک تھوڑا ہی ہے۔خود پر کھالوں بہت ہے۔

کے پاوے سے باندھ دیا۔اور گھر بھر کے بچے اس کو دیکھنے پہنچ گئے۔تصویر کینیچھ کر فیملی منجی منجھی جو بکرا ہم لائے تھے اسے دادا کی روایت کے تحت ان کی وٹس ایپ گروپ میں بھی بھیج دی گئی۔لیکن میں تو اس تصویر کے بعد آنے والے میسجز پر دم بخود ہو رہا تھا۔

" ارے دادا کے پوتے مبارک ہو سنا ہے عید سے پانچ دن پہلے جناب کی منگنی ہے "

پھوپھو زبیدہ کے بیٹے حاتم کے میسج سے میں ہل گیا۔ابھی سنبھلا نہ تھا کہ سمرہ باجی کا میسج پڑھ کر میرے ہاتھ سے فون چھوٹتے چھوٹتے رہ گیا۔

" حاتم بھائی اس کی منگنی کی خبر تو تمہیں ہے مگر کیا یہ نہیں پتا کہ عید کی شام پانچ بجے محترم کا نکاح بھی ہے۔ "

اور یہیں میری بس ہو گئی۔آگے بھی بہت میسج آتے رہے۔مگر میں تو اماں اور دادی کے سر جا پہنچا۔میں نے خوب واویلا مچایا ابھی تو میری پڑھائی مکمل نہیں ہوئی۔اور مجھے بغیر بتائے، بغیر مجھ سے پوچھے یہ کون سے فیصلے لے رہے تھے۔دادی کہنے لگے میں لڑکیوں جیسے بہانے بنا رہا ہوں۔منہ بگاڑ کر میری نقل اتارنے لگی کہ ابھی تو میری پڑھائی ہوری نہیں ہوئی۔اور مجھ سے تو کسی نے ہو چھا بھی نہیں۔میری اس عدالت میں نا سنی گئی۔رات کو ابا کے حضور عرضی پیش کی تو۔۔۔یہ لمبے لمبے۔۔۔لیکچر دیے گئے کہ ماں باپ ہیں وہ میرے غلط نہیں سوچیں گے۔فلاں فلاں اور فلاں۔

بس ہوا یہی کہ میری نا کسی نے سننی تھی نا سنی۔میں نے لڑکی کے بارے میں پوچھا تو سب نے کہا نکاح کے دن دیکھ لینا۔ایسا سلوک تو لوگ بیٹیوں کا رشتہ طہ کر کے ان سے نہیں کرتے جیسا سلوک مجھ غریب سے ہو رہا تھا۔

منگنی والے دن میری حیرت کی انتہا نا رہی جب میرے اپنے ہی گھر والے مجھے انگوٹھی پہنا کر اپنے لیے بنائے کھانے پر ٹوٹ پڑے۔ارے بھلا لڑکی والوں نے نہیں آنا تھا کیا۔مجھے تو بڑا ارمان تھا اپنے ہاتھوں سے انگوٹھی پہنانے کا۔منگنی کے لیے جس جگہ مجھے بٹھایا گیا تھا میں تو اس جگہ پر بھی غصے سے پھولا پڑا تھا۔دادا کی پر نئی چادر بچھا کر اور سرہانے کو رکھ کر مجھے اس پر بٹھایا گیا۔میرے دل چیخ چیخ کر کہتا رہا۔گھر کے صوفے کرسیاں کیا میرے نصیبوں میں نہیں۔مگر پھر منجی منجھی کا دکھ دب گیا۔ منجی منجھی لڑکی والوں کی جگہ گھر والوں کی شکلیں دیکھ کر

میرے نکاح کے دن قریب آرہے تھے۔اور میرا خود ترسی کا انتہا کا حال تھا۔ایسا حال تو مجنوں کا لیلہ سے بچھڑنے پر نا ہو گا۔جو میرا گھر والوں کی عدم توجہ پر ہو رہا تھا۔سب اپنے کپڑے بنانے میں جت گئے۔اور دلہے میاں یعنی میں اسے عید پر جو جوڑا پچھلی بار پہنا تھا وہی دے کر دادی کہنے لگی

" یہ تجھ پر بہت جچتا ہے۔بس تو یہی پہنے گا اپنے نکاح پر۔عید کے لیے تو اپنی کوئی دوسری شلوار قمیض استری کر لے "

urdunovelsblog

" نا مجھے یہ بتاؤ کہ میرا نکاح ہو رہا ہے کہ میں کسی دوست کے گھر جا رہا ہوں جو دادی تم مجھے پچھلے سال کے سوٹ پر ٹرخا رہی ہو۔ "

" ہاں تو کیا ہوا ہے اس سوٹ کو بھلا چنگا تو ہے۔ اگر تجھے یہ نہیں پسند تو اپنے دادا کی شیروانی نکال کر پہن لینا۔ "

دادا کی اولڈ فیشن شیروانی کے مقابلے مجھے پچھلے سال کا سوٹ قبول تھا۔ ہائے اوئے ظالم گھر والے۔ بس اب تو میری بیوی ہی میرا خیال رکھا کرے گی۔ یہ احساس ہی کتنا خوشگوار ہے۔ میری شادی اف اف۔

سے ہو رہی ہے۔ اور یہ جو بکرا آپ کی ہونے والی منجی منجھی وہ میرے سامنے بیٹھا مجھے کہہ رہا تھا کہ بھائی آپ کی شادی کسی لڑکی سے نہیں ہو رہی بلکہ دادا کی
کے پاوے سے باندھ دیا منجی منجھی سے بندھا ہے نکاح والے دن اس کی قربانی سے خوب اہتمام کیا جائے گا۔ اور آپ کو اس بکرے کے جیسے اس منجی منجھی
والے ہو جائیں گے۔ اور نکاح کا دن آن پہنچا۔ مجھے چھوٹے عابد کی بات پر یقین نہیں تھا مگر میری چیخیں تب نکلیں جب منجی منجھی جائے گا۔ اب تو آپ بھی
کے پاوے کے ساتھ رکھ دی منجی منجھی کے پاوے سے باندھ دیا۔ اور میری دہائی کسی نے نہ سنی۔ دو وقت کی روٹی منجی منجھی میرے باپ اور ماں نے مجھے
کے پاوے کے ساتھ باندھا جاتا۔ ایک پاوے منجی منجھی جاتی اور اسی طرح میری عمر گزر گئی۔ کئی قربانی کی عیدین بھی گزر گئیں اور ہمیشہ کی طرح قربانی کا بکرا
ساتھ میں ہوتا تھا اور دوسرے کے ساتھ قربانی کا جانور ہوتا تھا۔ ویسے دیکھا جائے تو میں بھی قربان ہی کیا گیا تھا۔ ایک عیدِ قربان پر میرے اماں ابا نے مجھے پچھلی
کے ساتھ۔ میرے سے چھوٹے بہن بھائیوں کے بیاہ ہو گئے ان کے بچے مجھے عجائب گھر کے عجوبے کے جیسے منجی منجھی عید کا سوٹ پہنا کر قربان ہی تو کیا تھا اس
کے پاوے پر سر رکھ کر میں مر گیا۔ ہائے اوئے میں مر گیا۔ منجی منجھی دیکھتے رہتے اور ایک دن یونہی اس

میری قبر پر رکھ دی گئی۔ یعنی مر کر بھی میری جان نا چھوٹی۔ ایک روز میری قبر پر سیلاب کا پانی آ گرا اور منجی منجھی پر پڑھا گیا۔ اور منجی منجھی میرا جنازہ بھی اسی میں چیخ کر اٹھا

urdunovelsblog

۔ بس میری ایک عدد ماں تھی اور اس کی ڈیڑھ ہزار عدد گھوریاں۔ منجی منجھی میری آنکھ کھولی نا ہی آس پاس کوئی سیلاب تھا نہ قبر نہ دادا کی " سیلاب "

کب سے تجھے اٹھا رہی ہوں کمبخت۔ کہاں دوپہر کا سو رہا ہے اور اب رات ہونے کو ہے۔ تھوڑی دیر بعد تو نے اٹھنا تھا اور ساری رات فون پے لگے نے گھر کا "
" پہرا دینا تھا۔ اٹھ اور جا کر مجھے ادرک مرچ اور پیاز لا کر دے۔ سویرے عید ہے اور مجھے مصالے تیار کرنے ہیں۔

میں تو اماں کو سن ہی نہیں رہا تھا۔ بس اپنی خوشی میں تھا کہ شکر وہ سب خواب تھا۔ میری شادی نہیں ہوئی۔ "میری شادی نہیں ہوئی "

شادی وہ بھی تیری کچھ شرم کر اپنی عمر دیکھ ابھی تو تو نے پڑھائی بھی پوری نہیں کی اور ویلے نکمے کو کون دے گا اپنی بیٹی۔ پہلے کچھ بن تو لے۔ شادی کا بوت چڑھا "
" ہے نواب صاحب کے سر

سے پھر میں اس کے پاوے سے لگا مر   منجی منجھی   ماں پتا نہیں کیا کیا بولتی رہی میں تو اس بات پر ہنس رہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا تو کیسا۔ میری شادی اور وہ بھی بھی گیا۔ اف یہ خواب بھی ناں۔

خیر اللہ اللہ کر کے اصل عید کا دن آیا۔ قربانی کی گئی اور یہ تھیلے پہ تھیلے بڑھے گئے اور یہ بڑی پھوپھی، چوتھے چاچا اور ہمسائے در د ہمسائے سب کے سب کے نام کا گوشت الگ کر کے رکھا گیا۔ میں کہتا رہا یار یہ میرے پسند کی بوٹیاں ذرا الگ کر دو مگر ناوہ بوٹیاں چھوٹی پھوپھو کے میاں حمزہ کو بڑی پسند تھیں۔ وللہ یہ سب خاندان والے اپنی اپنی قربانیاں کر کے بھی بھوکے رہ جاتے اس لیے میری ماں اور دادی ان کی فکر میں ہلکان ہو رہی تھیں۔ خیر یہ عید بھی بغیر پسندیدہ بوٹیوں کے گزرنے والی تھی کہ ساتھ والی ربیعہ گوشت لے کر آگئی۔ صد شکر میرا پیٹ بھی بھر گیا۔

پیٹ بھر گیا اور اس کے بعد گھر بھر میں دھماکے کی آواز گونجی۔ اور میری چیخیں بھی سنائی دی گئیں۔

ہوا یہ کہ رابیعہ جی گئیں ہماری چھت پر میری چھوٹی بہن شمسہ کے ساتھ پچھلی گلی میں خالہ رکیہ اپنے منجلے بیٹے عمیر کی ٹیوٹنگ کر رہی تھیں وہ بھی اپنی نئی نویلی بارہ سو کی چپل کے ساتھ۔ سو ایسا تماشہ تو رابیعہ جی اور شمسہ کا دیکھنا بنتا تھا۔ کہ پھر سب کو بتانا تو تھا کہ آنکھوں سے دیکھا تھا انہوں نے عمیر کی کمر پر پڑتے چپلوں کے وار کو۔ میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔ ہوا یہ تھا کہ عمیر جی کی حالت دیکھتی لوٹ پوٹ ہوتی رابیعہ جی نے اپنے پیچھے نہیں دیکھا اور دیوار کے ساتھ کھڑی دادا کی چھت سے صحن میں گر   منجی منجھی   کو دھکا اور عین اس وقت جب   منجی منجھی   کے پاوے سے ان کا پیر الجھا اور خود کو بچانے کے لیے انہوں نے دیا   منجی منجھی   میرے اوپر میرے جو جوڑ ٹوٹے   منجی منجھی   رہی تھی۔ عین اس لمحے میں پیٹ پوجا کر کے صحن میں کھڑا تازہ ہوا لے رہا تھا۔ اور یہ ہوا ملن میں نیچے اور دھڑم سے سے جدا ہو گئے۔   منجی منجھی   کے پاوے   منجی منجھی   سو ٹوٹے۔ مبارک یہ کہ

تھی۔ مجھے جو کہنی پر   منجی منجھی   گھر والے بھاگے اور زخمی کو اٹھانے لگے۔ میں خود اٹھا تھا۔ گھر والوں نے جس زخمی کو اٹھایا تھا وہ مرحوم دادا کی قریبِ مرحوم کے پاوہ پاوہ ہونے پر ہوئی ایسی خوشی مجھے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔   منجی منجھی   چھوٹ آئی اس کا درد میری خوشی کے آگے کچھ نا تھا۔ جو خوشی مجھے

میرا دل چاہا رابیعہ جی کو اکیس توپوں کی سلامی پیش کروں۔ انہوں نے جو کارنامہ انجام دیا تھا وہ سلامی کے قابل تھا۔ مگر وہ بے چاری گھر والوں کے صدماتی چہرے دیکھتی فٹاک سے اپنے گھر بھاگی۔

" کے پاوے اٹھا کر لا کڑیے   منجی منجھی   شمسہ وہ "

دادی نے باقاعدہ پاوے سینے سے لگائے ہوئے تھے اور بس رونے کے قریب تھی۔ ایسی حالت تو دادی کی دادا کے مرنے پر نا ہوئی تھی۔ پھر گھر بھر میں عید کی شام بڑے بزگوں نے سوگ میں گزاری۔ اور ہم سب بہن بھائیوں نے مل کر چھت کے کونے میں بیٹھ کر شکرانے کی تسبیح پڑھی۔ اور اپنے اپنے عیدی کے پیسے ڈال کر یہ بڑے بڑے پیزے منگوا کر پیزا پارٹی کی۔ اور جب سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے تو چہرے پر ایسا درد سجا لیا تھا کہ ہم سے بڑھ کر دکھ کسی اور کو ہوا ہی نہیں۔ اور مجھ سے تو خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھیں۔

اب ان کے پاس ہو گی۔ حالانکہ اس کی لاش منجی منجھی میں تو مرحوم دادا کی حالت سوچ رہا تھا۔ اور معمہ حل نہیں ہو رہا تھا۔ کہ وہ خوش ہوں گے کہ دکھی۔ کیا صحن میں ہی پڑی تھی۔

اس رات میں سونا سکا۔ ہو نہ ہو وجہ نا دکھ تھا نا خوشی میں تو اس لیے نا سو سکا کہ کہیں خدانا خواستہ دادا مرحوم خواب میں آ گئے تو مجھ سے ان کی حالت ہاں ہاں ان کی حالت پر اپنی ہنسی کنٹرول نا کی جاتی۔ ان کی معشوقہ کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا قریب القیاس بات تو یہ ہے کہ جنت میں انہیں ہاٹ اٹیک آ گیا ہو گا۔ جنت میں ہاٹ اٹیک؟ میں نے کہا تھا میرے سارے گھر والے عجائب گھر رکھنے کے قابل ہیں۔ سو جنت میں ہاٹ اٹیک میں کیا قباحت۔

نئی صبح نیا سندیسہ لائی تھی۔

کی لاش سے نئے وجود نے جنم لیا اور وہ تھی دادی کی پیڑی۔ سن کر ہنسی بڑی آئی۔ دادا کی معشوقہ ہوئی اب دادی کہ سہیلی اف اف۔ منجی منجھی دادا کی

"شمسہ پتر تیرے جہیز میں دوں گی میں یہ پیڑی۔ "

اس رنگ برنگی پیڑی کو راتوں رات کیسے بنوایا گیا کیا پتا۔ مگر میں تو شمسہ کو دیکھ رہا تھا۔ میری چھوٹی بہن کیسے پیار سے اس پیڑی کو اٹھا کر اماں کی بتائی گئی جگہ پر کی لاش سے بنائی گئی پیڑی بہت پسند آئی ہے۔ بلا میرے سر سے اتری اور شمسہ کے سر جا منجی منجھی سنبھال رہی تھی۔۔ اور اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے دادا کی پڑی۔ مگر وہ تو بلا کو خوش آمدید کہہ رہی تھی۔ خیر چھوڑو میں تو آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا اور اپنا حسین مکھڑا دیکھ کر کہنے لگا۔

" سے تو کبھی نہیں ہو گی۔ منجی منجھی بس شکر کر فرہاد کہ تو اب گوڑی چڑھے گا تو کسی لڑکی کو لانے کے لیے۔ صد شکر اب تیری شادی "

کی دیکھ بھال والا کے علاوہ بھی میرا کوئی نام ہے۔ اور کیا پیارا نام ہے فرہاد۔ جسے ہے اب اپنی ماہی کا انتظار۔ منجی منجھی آج عرصے بعد مجھے یاد آیا کہ دادا کا پوتا اور

ذہن پر پھر پیڑی آن رکی تو میں نے بے ساختہ کہا

" خدا کرے اس پیڑی کو بھی دیمک لگے اور شمسہ کی شادی سے پہلے یہ دیمک کی نظر ہو جائے "

کی صورت ہو یاں دادی کی پیڑی کی صورت۔ منجی منجھی میری اس لکڑی سے عجب سی چڑ ختم ہونے کو ہی نہیں آ رہی تھی۔ چاہے وہ دادا کی

میں بس بڑبڑا ہی سکا۔ " توبہ توبہ یہ لکڑی کسی ڈھیٹ درخت کی لگتی ہے "

urdunovelsblog